دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر:Aqs 1689 تاریخ:22-09-2019

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے ناموں سے پہلے عبد لگانے کا حکم

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی انسان کانام اسماءِ الٰہیہ (اللہ تعالیٰ کے ناموں) میں سے رکھاجائے،توکن ناموں کے شروع میں لفظ عبد لگاناضروری ہوتاہے اور کن میں ضروری نہیں ہوتا؟

سائل:محمد عمر(صدر،کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے جونام اس کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً رحمٰن، قدوس، قیوم وغیرہ،ان میں سے جب کوئی نام انسان کے لیے رکھاجائے،تواس کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کرنایعنی ان کے شروع میں عبد لگانا ضروری ہوتاہے اورایسے نام(جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں) عبد کی اضافت کے بغیر کسی انسان کے لیے استعمال کرنا،ناجائزہے اور بعض اوقات کفرہوتاہے۔اس لئے کسی بھی شخص کورحمٰن، قیوم اور قدوس وغیرہ ہرگزنہ کہاجائے،بلکہ ضروری ہے عبد الرحمن، عبد القیوم، عبد القدوس ہی کہاجائے۔

اور جونام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں مثلاً علی،رشید، کبیر یابدیع وغیرہ ،ان کوعبد کے ساتھ اور بغیر عبد کے دونوں طرح رکھنا جائزہے۔

جو اسماء، اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، وہ بغیر اضافت کسی انسان کے لیے استعمال نہیں کرسکتے ،اس سے متعلق مجمع الانہر میں ہے:"اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرھا یکفر"ترجمہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اسماء مختصہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اِطلاق مخلوق پر کرے جیسے اِسے(یعنی مخلوق کے کسی فرد کو)قدوس، قیوم یارحمن کہے تو یہ کفرہوجائے گا۔ (مجمع الانھر، جلد2صفحہ504،مطبوعہ کوئٹہ)

جونام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں، ان سے متعلق درمختار میں ہے:"وجاز التسمیة بعلی ورشید وغیرھما من

الاسماء المشترکة ویراد فی حقنا غیر مایراد فی حق اللہ تعالی، لکن التسمیة بغیر ذلک فی زماننا اولی لان العوام یصغرونها عند النداء" ترجمہ: اسماء مشترکہ میں سے علی، رشید وغیرہ نام رکھنا جائز ہے اور (ان اسماء سے) جو معنی اللہ تعالیٰ کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنی مراد لیے جائیں گے، لیکن ہمارے زمانے میں ایسے ناموں کے علاوہ نام رکھنا بہتر ہے کیونکہ عوام پکارتے وقت ان ناموں کی تصغیر کرتے ہیں۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحضروالاباحة، جلد9، صفحه689,688، مطبوعه کوئٹه)

فتاوی مصطفویہ میں ہے: "بعض اسماء الٰہیہ جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں جیسے اللہ، قدوس، رحمن، قیوم وغیرہ انہیں کا اطلاق غیر پر کفر ہے، ان اسماء کا نہیں، جو اس کے ساتھ مخصوص نہیں جیسے عزیز، رحیم، کریم، عظیم، علیم، حی وغیرہ۔ بعض وہ ہیں جن کا اطلاق مختلف فیہ ہے، جیسے قدیر، مقتدر وغیرہ۔" (فتاوی مصطفویه، صفه90، مطبوعه شبیر برادرز، لاهور)

بہار شریعت میں ہے: "بعض اسماء الٰہیہ جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے، ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرنے میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے، مثلاً العلی، الرشید۔ ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہٰذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جبکہ اسماء الٰہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلاً عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز کہ یہاں مضاف الیہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر اگر قصداً ہوتی تو معاذاللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبود برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال ہو۔"

(بهارشریعت، جلد3، حصه16، صفحه602، مکتبة المدینه، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

22محرم الحرام 1441ھ/22ستمبر 2019

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے